وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی ﴿طہٰ ۱۳۲﴾ پرہیزگاری کا انجام بھلا ہے۔

شوقِ وطن

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

ناشر حبیب ٹرسٹ : حبیب پارک جوگیشوری بمبئی ۱۰۲

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

شوقِ وطن

میری اس کتاب کا نام "شوقِ وطن" اس وجہ سے اچھا معلوم ہوا کہ آخرت ہمارا اصلی وطن ہونے کی وجہ سے شوق کرنے کے قابل ہے جس کو ہماری غفلت نے بالکل بھلا دیا ہے اور اس کتاب میں اس غفلت کو دور کر کے اصلی گھر کا شوق دلایا گیا ہے۔ اب امید ہے کہ یہ کتاب بفضلہ تعالیٰ اس کام کی ہو گئی کہ ایسے خوف اور گھبراہٹ کے موقعوں پر اگر اس کو پڑھا یا سنایا جاوے یا چھوٹے یا بڑے مجمع میں پڑھ کر سنائی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ بجائے غم کے خوشی۔ اور بجائے وحشت کے دل بستگی اور بجائے پریشانی کے اطمینان و سکون پیدا ہو جاوے گا۔ اور اس کتاب میں کئی باب ہیں اور واضح رہے کہ اس کتاب کا عام فہم اور اردو میں ہے۔ اور جہاں ترجمہ سے زیادہ کوئی بات لکھی گئی ہے اس کے شروع پر حرف فؔ اور ختم پر لفظ فقط لکھ دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو جس طرح کہ اس سے امید کی گئی ہے اس غرض کا یعنی آخرت کے شوق کا ذریعہ بنائیں اور اس شوق کے ساتھ آخرت کے لئے تیاری کرنے کی توفیق دیں اور اس توفیق پر اپنا قرب اور مقبولیت عطا فرمائیں۔ آمین ؏

اصل کتاب "تسہیل شوقِ وطن" سے ترجمہ اور مختصر۔

امراض اور مصیبتوں کا ثواب

۱۔ ترجمہ:۔ حضرت ابو سعیدؓ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کو کوئی مشقت اور محنت اور فکر اور رنج اور تکلیف اور غم نہیں پہونچتا یہاں تک کہ کانٹا بھی لگ جائے جس میں اس کے گناہوں کا کفارہ نہ ہو جاتا ہو۔

۲۔ ترجمہ:۔ بخار کو برا مت کہو وہ بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے

۳۔ ترجمہ:۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے بندے کو اسکی دو پیاری چیزوں یعنی آنکھوں کی مصیبت میں گرفتار کرتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے تو اس کے عوض میں جنت دیتا ہوں۔

۴۔ ترجمہ:۔ جب مسلمان کسی بلائے جسمانی یعنی مرض وغیرہ میں مبتلا ہوتا ہے تو فرشتہ کو (جو اس کے اعمال صالحہ لکھا کرتا تھا) حکم ہو جاتا ہے کہ جو نیک کام پہلے سے (یعنی حالت صحت میں) کیا کرتا تھا وہ سب لکھتے رہو پھر اللہ تعالیٰ اگر اس کو شفا دیتا ہے تو اس کو پاک صاف کر دیتا ہے اور اگر وفات دیتا ہے تو اس کے ساتھ مغفرت و رحمت کا معاملہ فرماتا ہے۔

۵۔ ترجمہ:۔ جب بندے کے لئے کوئی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجویز ہوتا ہے جس پر وہ اپنے عمل کے ذریعے سے نہیں پہونچ سکتا تو اللہ تعالیٰ

اس پر اس کے جسم یا اس کے مال یا اس کی اولاد میں کوئی بلا مسلّط کر کے اس کو صبر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اس مرتبہ پر پہونچ جاتا ہے۔

۶، ترجمہ :۔ قیامت کے روز جس وقت اہل مصیبت کو ثواب عطا ہوگا اس وقت اہل عافیت تمنّا کریں گے کہ کاش دنیا میں ہماری کھال قینچیوں سے کاٹی جاتی (تاکہ ہم کو بھی ایسا ہی ثواب ملتا)۔

۷، ترجمہ :۔ جب بندے کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور اس کے پاس کوئی نیک عمل ایسا ہوتا نہیں جو ان کا کفارہ ہو سکے تو خدا تعالیٰ اس کو کسی غم میں مبتلا فرماتا ہے تاکہ وہ ان کا کفارہ ہو جائے۔

طاعون کی فضیلت :۔

۱، ترجمہ :۔ طاعون (سے) مسلمان کے لئے شہادت (کا درجہ ملتا ہے)۔

۲، ترجمہ :۔ شہداء پانچ قسم کے ہیں طاعون والا اور جس کو پیٹ کی بیماری ہو (جیسے اسہال واستسقاء) اور غرق ہو جائے اور جس پر مکان گر پڑے اور جو جہاد میں شہید ہو جائے۔

۳، ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کی نسبت دریافت کیا آپؐ نے فرمایا کہ یہ (بعض کے لئے) ایک طرح کا عذاب ہے کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے (بطور عذاب کے) بھیجتا ہے (اس بعض سے مراد کفار ہیں جیسا تقابلِ

مؤمنین اس کا قرینہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اہل ایمان کے لئے رحمت بنایا ہے جو شخص وقوع طاعون کے وقت اپنی بستی میں صابر اور امید وار ثواب ہو کر اس اعتقاد سے کہ وہی ہوگا جو مقدر ملی ہے ٹھہرا رہے گا تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

ف :۔ یہ ثواب صرف وہاں ٹھہرے رہنے اور نہ بھاگنے سے ملتا ہے گو اس میں مرے نہیں اور طاعون میں مر جانے کے فضائل اس کے علاوہ ہیں فقط؛

۴۔ ترجمہ :۔ طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسا کہ ثواب سے بھاگنے والا۔ اور اس میں ثابت قدم رہنے والے شہید کا ثواب ملتا ہے۔

ف :۔ اس کے دونوں جملوں سے معلوم ہوا کہ طاعون والوں کو گھر بیٹھے جہاد کا ثواب ملتا ہے اور جہاد ثواب میں سب اعمال سے افضل ہے فقط۔

۵۔ ترجمہ :۔ علیم کندی سے روایت ہے کہ ابو عبس غفاری کیساتھ ایک چھت پر تھا انھوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ طاعون سے شہر چھوڑ کر جا رہے ہیں فرمانے لگے اے طاعون تو مجھکو لے لے (کہ میں متمنی ہوں۔)

موت کی ترجیح حیات پر!

۱۔ ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحفہ (دل پسند) مسلمان کا موت ہے۔

۲۔ ترجمہ :۔ آدمی موت کو ناگوار سمجھتا ہے حالانکہ موت اس کے لئے

دین میں خرابی پڑنے سے بہتر ہے ۔

ف :۔ یعنی موت میں یہ نفع ہے کہ پھر دین بگڑنے کا اندیشہ نہیں اور حیات میں اس کا خوف لگا ہے خصوصاً جب اس کے اسباب بھی جمع ہوں نعوذ باللہ منہ فقط ۔

۳ ترجمہ :۔ دنیا مومن کا جیل خانہ ہے اور مقام قحط ہے (کہ راحت اور نعمت دونوں کم ہیں) سو جب دنیا کو چھوڑتا ہے تو جیل خانہ اور مقام قحط کو چھوڑتا ہے کیونکہ آخرت میں راحت اور نعمت دونوں کامل ہیں ۔

۴ ترجمہ :۔ موت ہر مسلمان کے (گناہوں) کا کفارہ ہے کہ اس کی تکالیف سے گناہ معاف ہوتے ہیں ۔ کلاً یا بعضاً علیٰ اختلاف الاحوال ۔ یعنی بعضوں کے کل گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بعض کے تھوڑے جیسے گناہ ہوں یا جس قابل وہ آدمی ہو ۔

۵ ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الٰہی جو شخص میرے رسول ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے موت کو اس کا محبوب بنا دیجئے ۔

۶ ترجمہ :۔ اگر میری نصیحت یاد رکھو تو تم کو موت سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ ہونا چاہیئے ۔

۷ ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے آدمی کے انتقال کرنے کو بس اس مثال کے مشابہ پاتا ہوں جیسے بچہ ماں کے پیٹ سے یعنی اس تنگی و تاریکی سے دنیا کی کشادگی میں آتا ہے (کہ آنے کے قبل اسکو

بڑی راحت کی جگہ سمجھتا تھا۔ مگر دنیا کی راحت ولذت دیکھ کر پھر وہاں جانا نہیں چاہتا اسی طرح دنیا میں رہ کر آخرت سے گھبراتا ہے مگر وہاں جاکر پھر یہاں آنا پسند نہ کرے گا۔ یہ تفسیر خود ایک حدیث میں آئی ہے۔

بعض مومنوں پر شدت موت کی مصلحت ا، ترجمہ :۔

مومن سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے سو اس کے کفارہ کے لئے اس پر موت کے وقت (نزع میں) شدت کی جاتی ہے اور (بعض اوقات) کافر سے کوئی نیک کام ہو جاتا ہے تو اس کا صلہ دینے کے لئے موت کے وقت اس پر سہولت کی جاتی ہے۔

ف :۔ پس نہ شدتِ موت علامتِ مذمومہ (بری ۱۲) ہے اور نہ سہولت (آسانی) مطلقاً علامت محمودہ (بہر صورت ۱۲ اچھا) ہے پس اس شدت (غشی) سے بدح (تعریف) موت میں جو کہ اوپر مذکور ہے شبہ نہ کیا جائے۔ فقط

اس مضمون کی مزید تفصیل رسالہ "تقطیف الثمرات فی تخفیف السکرات" میں مذکور ہے۔ یہ رسالہ بھی حضرت مؤلف شوق وطن ہی کے افاضات میں سے ہے۔

مرنے کے وقت مومن کی عزت وبشارت :۔ ا، ترجمہ

جب مومن دنیا سے رخصت اور آخرت کی آمد کی حالت میں ہوتا ہے

تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے آفتاب کی طرح روشن ہوتے ہیں ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے یہانتک کہ منتہائے نظر کے فاصلے پر بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت اس کے سر کے پاس آکر بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں اے جان جسکو خدا کے حکموں پر اطمینان تھا اللہ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف چل وہ اس طرح (آسانی سے) نکلتی ہے جیسا مشک سے (پانی کا) قطرہ ڈھلک آتا ہے گو تم (ظاہر میں) اس کے خلاف حالت دیکھو کہ شدت سے جان نکلی تو وہ شدت جسم پر ہوتی ہے روح کو راحت ہوتی ہے) غرض فرشتے اس روح کو نکالتے ہیں اور نکالنے کے بعد ملک الموت کے ہاتھ میں چشم زدن کے لئے بھی نہیں چھوڑتے بلکہ اس (بہشتی) کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں اور اس سے ایسی خوشبو نکلتی ہے جیسے دنیا میں مشک کی تیز سے تیز خوشبو ہو پھر وہ اسکو لے کر اوپر کو چڑھتے ہیں سو فرشتوں کے جس گروہ پر ان کا گذر ہوتا ہے وہ پوچھتے ہیں یہ پاکیزہ روح کون ہے وہ اس کے اچھے سے اچھے نام سے جو دنیا میں مشہور تھا بتلاتی ہیں کہ فلاں ابن فلاں ہے یہانتک کہ (اسی حالت سے) وہ اس کو اس قریب والے آسمان (یعنی سماء دنیا) کی طرف پھر وہاں سے (سب آسمانوں سے گذر کر) ساتویں آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اس کا نام علیین میں لکھ دو اور اس کو (سوال قبر کے لئے) پھر زمین کی طرف لے جاؤ سو اس کی (یہ) روح بدن میں لوٹائی جاتی ہے (برزخ کے مناسب نہ کہ دنیا کی طرح) پھر اس کے

پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے پھر وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کون تھے جو تمہاری طرف اور تم میں مبعوث ہوتے وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے پیغمبر ہیں وہ کہتے ہیں تجھکو کیسے معلوم ہوا وہ کہتا ہے کہ میں نے قرآن شریف پڑھا اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی پھر آسمان سے ایک منادی (من جانب اللہ) ندا دیتا ہے کہ میرے بندے نے صحیح جواب دیا اس کے لئے جنت کا فرش بچھا دو اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے واسطے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو پس اس کو جنت کی ہوا اور خوشبو پہونچتی ہے اور منتہائے نظر تک اس کے لئے قبر میں کشادگی ہو جاتی ہے اور اس کے پاس ایک شخص عمدہ لباس عمدہ خوشبو والا آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تجھکو خبر مسرت کا مژدہ ہو یہ وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ ہوتا تھا وہ پوچھتا ہے تو کون ہے تیرے تو چہرے سے خیر معلوم ہوتی ہے وہ کہتا ہے میں تیرا عملِ صالح ہوں میت بار بار کہتا ہے کہ اے رب (جلدی) قیامت قائم کر دیجئے کہ میں اپنے اہل واموال میں جاؤں (جو قیامت میں ملیں گے)۔

۲ ترجمہ:۔ آپ نے ملک الموت کو ایک انصاری کے سرہانے دیکھا اور فرمایا اے ملک الموت میرے صحابی سے نرمی کرو کہ وہ مومن ہے ملک الموت نے کہا کہ آپ دل خوش رکھئے اور آنکھیں ٹھنڈی رکھئے

اور یقین کیجئے کہ میں ہر مسلمان کے ساتھ نرم ہوں

۳ ترجمہ :- جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو اس کے پاس فرشتے ایک حریر لے کر آتے ہیں جس میں مشک وعنبر اور ریحان بسا ہوتا ہے اور اس کی روح اس طرح نرمی سے نکل آتی ہے جیسے آٹے سے بال نکل آتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے اے جان جس کو خدا کے حکموں پر اطمینان تھا تو حق تعالیٰ کی رحمت اور سامان عزّت کی طرف اس حالت میں چل کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی پھر جب روح نکلتی ہے تو اسے مشک وریحان پر رکھ کر اوپر سے وہ حریر لپیٹ دیا جاتا ہے اور علیین کی طرف اس کو لے جاتے ہیں۔

۴ ترجمہ :- جب مؤمن ملائکہ کو دیکھتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم تجھکو پھر دنیا کی طرف واپس کر دیں (یعنی روح نہ نکالیں) وہ کہتا ہے کہ مقام ہموم وغموم کی طرف (واپس کرتے ہو) مجھکو تو اللہ تعالیٰ کے پاس لے چلو۔

۵ ترجمہ :- جب ملک الموت خدا کے مقبول بندے کے پاس آتے ہیں تو اس کو سلام کرتے ہیں اور ان کا سلام یہ ہے کہ کہتے ہیں السّلام علیک یا ولی اللہ اٹھو اور اس گھر سے جس کو خالی کر دیا ہے اس گھر کی طرف چلو جسکو معمور کر دیا ہے (یعنی دار دنیا سے دار آخرت کی طرف)۔

۶ ترجمہ :- جب اللہ تعالیٰ کسی مؤمن کی روح قبض کرنا چاہتا ہے تو ملک الموت کو حکم ہوتا ہے کہ اس کو میرا سلام کہنا سو جب ملک الموت اسکی

قبض روح کے واسطے آتے ہیں اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب تجھ کو سلام فرماتا ہے (سبحان اللہ کیا دولت ہے ایسی موت پر ہزاروں زندگی قربان)

ترجمہ :- مؤمن کے پاس موت کے وقت فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے۔ اور انکی معرفت کہا جاتا ہے کہ جہاں تو جاتا ہے وہاں سے ڈرنا نہیں سو اس کا خوف جاتا رہتا ہے اور دنیا اور اہل دنیا کی مفارقت پر غم مت کرنا اور جنت کے مژدے سے خوش ہو سو وہ ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا ہے (یعنی اس کو چین دیتا ہے) اور ان ہی سے آیت ان الذین قالوا کی تفسیر میں منقول ہے کہ اوقات موت و دفن قبر و حشر میں اس کو بشارت دیجاتی ہے سو جنت میں جانے پر بھی اس بشارت کی فرحت اس کے قلب سے نہ جائے گی۔

مرنے کے بعد روحوں کی ملاقات و گفتگو

ترجمہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مؤمن کی روح قبض کی جاتی ہے تو خدا کے مرحوم بندے اس طرح آگے بڑھ کر اس سے ملتے ہیں جیسے دنیا میں کسی خوشخبری لانے والے سے ملا کرتے ہیں پھر ان میں سے بعضے کہتے ہیں کہ ذرا اسکو مہلت دو کہ دم لے لے کیونکہ (دنیا میں) یہ بڑے کرب میں تھا بعد اسکے اس سے پوچھنا شروع کرتے ہیں کہ فلانے شخص کا کیا حال ہے اور فلاں عورت کا کیا حال ہے کیا اس نے نکاح کر لیا ہے پھر اگر ایسے شخص کا حال

پوچھ بیٹھے جو اس شخص سے پہلے مر چکا ہے اور اس نے کہہ دیا کہ وہ تو مجھ سے پہلے مر چکا ہے تو انا للہ پڑھ کر کہتے ہیں کہ بس اس کو اس کے ٹھکانے یعنی دوزخ کی طرف لیجایا گیا سو وہ جانے کی بھی بری جگہ ہے اور رہنے کی بھی بری جگہ ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے رشتہ دار اور خاندان والوں کے سامنے جو کہ آخرت میں ہیں پیش کئے جاتے ہیں اگر عمل نیک ہوا تو خوش اور بشاش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ یہ آپکا فضل اور رحمت ہے سو اپنی یہ نعمت اس پر پوری کیجئے اور اسی پر اس کو موت دیجئے اور ان پر گنہگار کا عمل بھی پیش ہوتا ہے سو کہتے ہیں کہ اے اللہ اسکے دل میں نیکی ڈال جو تیری رضا اور قرب کا سبب ہو جائے۔

۲، ترجمہ:۔ جب کوئی مرتا ہے تو اس کی اولاد (عالم ارواح میں) اس طرح اس کا استقبال کرتی ہے جیسے کسی باہر گئے ہوئے کا (آنے کے وقت) استقبال کیا کرتے ہیں۔

۳، ترجمہ:۔ جب کوئی مرتا ہے تو (عالم ارواح میں پہونچنے کے وقت) اس کے اہل و اقارب جو پہلے مر چکے ہیں اس کو ہر چہار طرف سے گھیر لیتے ہیں اور وہ اس سے مل کر اور یہ ان سے مل کر اس مسافر سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنے گھر آتا ہے۔

تجہیز و تکفین کے وقت اعزاز:۔

ا، ترجمہ:۔ جو میت مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتہ

کے ہاتھ میں رہتی ہے اپنے جسد کو دیکھتی ہے کہ کیونکر غسل دیا جاتا ہے کیونکر کفن دیتے ہیں اور کیونکر اس کو لیکر چلتے ہیں اور لاش ابھی تختہ ہی پر ہوتی ہے کہ اس سے فرشتے کہتے ہیں کہ لوگ جو تیری تعریف کر رہے ہیں سن لے (کہ بشارت عاجلہ مقدمہ ہے خیر آئندہ کا۔)

مومن کا آسمان کے نزدیک محبوب ہونا:۔

ا۔ ترجمہ: نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ہر انسان کے لئے آسمان میں ۲ دو دروازے ہیں ایک دروازہ جس سے اسکے اعمال چڑھتے ہیں اور ایک دروازہ جس سے اس کا رزق اترتا ہے سو جب بندۂ مومن مرجاتا ہے وہ دونوں دروازے اس پر روتے ہیں۔

مومن کا زمین کے نزدیک محبوب ہونا:۔

ا۔ ترجمہ:۔ جو شخص زمین کے کسی ٹکڑے پر سجدہ کرتا ہے وہ ٹکڑا اس کے لئے قیامت میں گواہی دیگا اور اس کے مرنے کے دن اس پر روتا ہے۔

۲۔ ترجمہ:۔ کہ زمین مومن (کے مرنے) پر چالیس دن تک روتی ہے۔

۳۔ ترجمہ:۔ مومن جب مرجاتا ہے تمام مواقع قبر کے اس کے مرنے پر اپنی آرائش کرتے ہیں سو کوئی حصہ ان میں کا ایسا نہیں جو اس کی تمنا نہ کرتا ہو کہ وہ اس میں مدفون ہو۔

جنازے کیساتھ فرشتوں کا چلنا :- ا۔ ترجمہ :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

داؤد علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ اس شخص کا کیا صلہ ہے جو کسی میت کے ساتھ اس کی قبر تک تیری رضا جوئی کے واسطے جاتے ارشاد ہوا کہ صلہ اس کا یہ ہے کہ میرے فرشتے اس (کے جنازے) کے ساتھ جائیں گے اور اس کی روح پر اور (نیک) روحوں کے ساتھ دعا کریں گے۔

ف :- یہاں تک وہ باتیں بیان ہوئیں جو دفن سے پہلے ہی حاصل ہو جاتی ہیں۔ ان میں سے بعضے باتیں آئندہ کے لئے بھی باقی رہتی ہیں جیسے روحوں کا آپس میں ملنا اور زمین کے نزدیک پیارا ہونا وغیرہ۔ فقط۔

قبر (عالم برزخ) کی نعمتیں :- ا۔ ترجمہ :- کہ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم آپ نے جب سے منکر نکیر کی آواز اور قبر کے دبانے کا مجھ سے ذکر فرمایا ہے کوئی چیز مجھکو (تسلی میں) نافع نہیں ہوتی آپ صؐ نے فرمایا اے عائشہ منکر نکیر کی آواز اہل ایمان کے کانوں میں ایسی ہو گی جیسے سرمہ آنکھ میں (لذت بخش ہوتا ہے) اور قبر کا دبانا مومن کے حق میں ایسا (راحت بخش) ہو گا جیسے مادرِ مشفقہ سے اس کا بیٹا درد سر کی شکایت کرے اور وہ اسکے سر کو نرم نرم دبائے لیکن اے عائشہ خرابی تو ان لوگوں کی ہے جو خدا کے وجود یا احکام کے بارے میں شک رکھتے ہیں وہ اس طرح سے قبروں میں

دبائے جائیں گے جیسے انڈے پر پتھر رکھ کر دبا یا جائے ۔

٢ ترجمہ :- جب بندہ مومن دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے
عہ بیا بیا و فرود آ کہ خانہ تست ، تو ان سب میں میرے نزدیک
زیادہ محبوب تھا جو میری سطح پر چلتے تھے سو جب آج میں تیری کار پرداز
(خادم) بنائی گئی ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے تو میرا معاملہ اپنے ساتھ
دیکھے گا ۔ پس حد نظر تک وہ اس پر فراخ ہو جاتی ہے اور بہشت کی
طرف اس کے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ
ہے (یعنی صالح کے لئے) دوزخ کی خندقوں میں سے ایک خندق ہے
(یعنی طالح کے لئے) ۔

٣ ترجمہ :- رسول اللہ ؐ نے فرمایا جب مردہ دفن ہوتا ہے
تو دو فرشتے سیاہ رنگ نیلگوں چشم اس کے پاس آتے ہیں ان میں ایک
منکر دوسرا نکیر کہلاتا ہے وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں تو ان شخص
(یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ
اللہ کے بندے اور رسول ؐ ہیں وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم تو پہلے ہی سے
(آثار دیکھ کر) جانتے تھے کہ تو یوں کہے گا پھر ستر در ستر ہاتھ اس کی قبر
میں وسعت کر دی جاتی ہے پھر وہ قبر منور کر دی جاتی ہے پھر وہ شخص کہتا

عہ آ آ اور تشریف لا کر یہ گھر تیرا ہی ہے ۔ سہ یعنی میرے اوپر

ہے کہ مجھ کو چھوڑ دو اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان کو سب خبر کر دوں وہ کہتے ہیں کہ دولہا کی طرح سورہ جس کو وہی شخص جگاتا ہے جو اس کے متعلقین میں سب سے زیادہ محبوب ہے (یعنی دلہن) یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اس خوابگاہ سے محشور فرمائے گا (یعنی اٹھائے گا)۔

ف :۔ ان فرشتوں کے سیاہ رنگ اور نیلی آنکھیں ہونے سے مومن بندہ خوف زدہ نہ ہوگا چنانچہ ابن ماجہ کی حدیث میں لفظ غیر فزع ولا مشغوف موجود ہے یعنی بندہ پریشان و بدحواس نہیں ہوتا۔

۴ ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے وہ لوگوں کی واپسی کے وقت ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پس اگر وہ مومن ہوا تو نماز اس کے سرہانے آجاتی ہے اور زکوٰۃ اس کے داہنی طرف اور روزہ اسکے بائیں طرف اور جو خیر اور نیکی اور احسان لوگوں کے ساتھ کیا تھا وہ پیروں کی جانب آجاتا ہے سو اگر سرہانے کی جانب سے عذاب آتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ میری طرف سے جگہ نہیں ملے گی پھر داہنی طرف سے آتا ہے تو زکوٰۃ کہتی ہے کہ میری طرف سے جگہ نہیں ملے گی پھر بائیں جانب سے آتا ہے تو روزہ کہتا ہے کہ میری طرف سے جگہ نہیں ملے گی پھر پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو امور خیر اور جو نیکی اور احسان کے کام لوگوں سے کئے تھے وہ کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے جگہ نہ ملے گی اور اسی کے آخر میں ہے کہ پھر جسم تو اپنی اصل

یعنی خاک میں مل جاتا ہے یعنی اکثر ورنہ بعض کے اجساد بحالہ رہتے ہیں) اور روح اس کی ہوائے لطیف یا ارواح طیبہ میں رہتی ہے اور وہ سبز پرندے کے قالب میں ہوکر درختِ جنت میں جاگزیں ہوتی ہے۔

۵ ترجمہ:۔ جو مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت شب جمعہ یا روز جمعہ کو وفات پاتا ہے وہ عذابِ قبر اور امتحانِ قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بلا حساب ملے گا اور قیامت میں وہ اس طرح آئے گا کہ اسکے ساتھ یا تو گواہ ہوں گے جو اس کی بھلائی کی گواہی دیں گے یا کوئی مہری سند ہوگی۔

۶ ترجمہ:۔ جب آدمی اپنے غیر مولد (یعنی غیر وطن) میں مرجاتا ہے تو اس کے مولد سے لیکر جہاں اس کا چلنا پھرنا ختم ہو گیا ہے (یعنی جہاں مرا ہے) وہاں تک اس کے لئے (قبر میں) کشادگی کردی جاتی ہے۔

ف:۔ اس سے پردیس میں مرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جس سے اکثر محبانِ دنیا گھبراتے ہیں۔

۷ ترجمہ:۔ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ سب احوال میں سے زیادہ رحم کرنے والا بندے پر اس حالت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی قبر کے گڑھے میں رکھا جاتا ہے۔

۸ ترجمہ:۔ جب عالم مرجاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے علم کی ایک صورت بنا دیتا ہے وہ قیامت تک اس کا انیس رہتا ہے اور حشرات الارض (کیڑے مکوڑے) کو اس سے ہٹا دیتا ہے۔

ف : اگر اس دنیا کے کیڑے مکوڑے مراد ہیں تب تو یہ حکم غالباً کسی خاص خاص عالم کے لئے ہے اور اگر عالم برزخ کے وہ کیڑے مکوڑے مراد ہیں جو ہمکو نظر نہیں آتے تو ہر عالم کے لئے ہو سکتا ہے۔

۹۔ ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ ع کے پاس وحی بھیجی کہ خیر یعنی علم دین سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں معلم اور طالب علم کے لئے ان کی قبروں کو منور رکھتا ہوں تاکہ وہ اس مکان میں گھبرائیں نہیں۔

۱۰۔ ترجمہ :۔ فرمایا جو شخص دشمن سے مقابل ہوا اور ثابت قدم رہا حتیٰ کہ مقتول ہوا یا غالب آیا تو قبر میں اس کا امتحان (یعنی سوال و جواب) نہ ہوگا۔

۱۱۔ ترجمہ :۔ جو شخص جہاد میں سرحد کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو امتحانِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۲۔ ترجمہ :۔ جو شخص پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہو جاتے اسکو قبر میں عذاب نہیں ہوتا۔

۱۳۔ ترجمہ :۔ جو شخص ہر شب کو سورۂ ملک پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے اور ہم اسکا نام عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مانعہ (یعنی بچانے والی عذاب سے) رکھتے تھے۔

۱۴۔ ترجمہ :۔ حضرت انس رض سے بسند ضعیف مروی ہے کہ ماہ رمضان میں مردوں سے یا ماہ رمضان کے مردوں سے عذاب اٹھایا جاتا ہے۔

ف :- حدیث کے ترجمہ میں یہ جو کہا گیا کہ (ماہ رمضان میں مُردوں سے) یا ماہ رمضان کے مردوں سے حدیث میں دونوں احتمال ہیں۔ اوّل کے معنی یہ ہیں کہ جب رمضان آتا ہے تو تمام مردوں سے عذاب اٹھالیا جاتا ہے اور دوسرے کے معنی یہ ہوئے کہ جو مُردے رمضان میں مرتے ہیں ان سے عذاب اٹھالیا جاتا ہے اور سند کا ضعیف ہونا ایسی باتوں میں مضر نہیں ہاں احکام میں مضر ہے۔

۱۵ ترجمہ :- حضرت جبیر رضؓ سے روایت ہے کہ وہ قسم اللہ وحدہٗ لاشریک کی کھاکر کہتے ہیں کہ میں نے ثابت رحؒ بنانی کو ان کی لحد میں رکھا۔ اور میرے ساتھ حمید طویل بھی تھے جب ہم نے ان پر کچّی اینٹیں چنیں تو ایک اینٹ گرپڑی میں دیکھتا کیا ہوں کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے کہ اے اللہ اگر آپ نے کسی کو قبر میں نماز پڑھنا عطا فرمایا ہے تو مجھکو بھی عطا کیجئے سو خدائے تعالیٰ نے ان کی دعا رد نہیں فرمائی بلکہ جیسا کہ موسیٰ عؑ کو یہ دولت عطا ہوتی ہے اسی طرح ان کو عطا ہوئی۔

۱۶ ترجمہ :- حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صؐ کے کوئی صحابی کسی قبر پر بیٹھ گئے اور (بوجہ نشان نہ ہونے کے) ان کو معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے سو دیکھتے کیا ہیں کہ اس کے اندر ایک آدمی ہے جو سورہ مُلک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس کو پورا ختم کیا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر خبر کی آپ نے فرمایا کہ یہ سورت (عذاب سے) بچانے والی ہے اور وہ نجات دینے والی ہے کہ مردے کو عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔

۱۷۔ ترجمہ :۔ مومن کو (قبر میں) مصحف (یعنی قرآن) دیا جاتا ہے جس میں وہ پڑھتا ہے۔

۱۸۔ ترجمہ :۔ بعض صحابہ سے روایت ہے کہ کسی موقع پر انھوں نے قبر کھودی (اور اتفاق سے اس کے پاس پہلے سے قبر تھی) پس اُسکی طرف ایک طاق سا کھل گیا دیکھتے کیا ہیں کہ ایک شخص تخت پر بیٹھا ہے اور اس کے آگے ایک قرآن رکھا ہے جس میں پڑھ رہا ہے اور اس کے سامنے ایک باغ سبز ہے اور یہ قصہ جبل احد میں ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص شہداء میں سے ہیں کیونکہ ان کے چہرے پر زخم بھی دیکھا۔

۱۹۔ ترجمہ :۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے پھر مر جاوے اور اس کو یاد نہیں کرنے پایا تھا تو ایک فرشتہ قبر میں آکر اسکو تعلیم دیتا ہے سو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اسکو حفظ کر چکا ہوگا تاکہ مراتب میں کمی نہ رہے۔

ف : یہ اعمال یعنی قرآن و نماز وغیرہ قبر میں بطور وجوب تکلیف کے نہیں بلکہ تلذذ (مزا لینے) و زیادت درجات کے لئے ہیں۔

۲۰۔ ترجمہ :۔ رسول کریمؐ نے فرمایا جو شخص بلا وصیت کے مرجاتا ہے اس کو مردوں کے ساتھ کلام کرنے کی اجازت نہیں ملتی عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا مردے بھی باہم کلام کرتے ہیں فرمایا ہاں اور باہم ملتے جلتے بھی ہیں۔

ع : مصطفےٰ عرض کرتا ہے اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اگر کسی بات کے

متعلق وصیت ضروری ہے مثلاً حج فرض تھا اور اس کی وصیت نہ کی یا کسی کا قرض رہ گیا اور اس کی وصیت نہ کی تو اس کا یہ نتیجہ ہے کہ مُردوں سے بات کرنے کی اجازت نہ ملے گی۔ خقعط۔

۲۱ ترجمہ :- جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی قبر کی زیارت کرتا ہے اور اس کے پاس بیٹھتا ہے وہ اس سے مانوس ہوتا ہے اور اسکے سلام کا جواب دیتا ہے یہانتک یہ جانے والا اٹھ کھڑا ہو

۲۲ ترجمہ :- جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی قبر پر گذرتا ہے جس کو دنیا میں پہچانتا تھا اور اس کو سلام کرتا ہے وہ اسکو پہچانتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

۲۳ ترجمہ :- ارواح شہداٴ[1] کی سبز پرندوں کے قالب میں رہتی ہیں بہشت میں جہاں چاہتی ہیں کھاتی پیتی پھرتی ہیں پھر عرش کے نیچے قندیلوں میں آکر قرار پکڑتی ہیں۔

۲۴ ترجمہ :- مومن کی روح ایک پرندے کے قالب میں جنت کے درخت میں جاگزیں رہتی ہے یہانتک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو اسکے جسد کی طرف واپس لے آوے۔

۲۵ ترجمہ :- ام بشر بن البراءؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مردے آپس میں ایکدوسرے کو پہچانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ارے خاک میں ملی (یہ بطور ترحم کے فرمایا جیسا

[1] شہیدوں کی روحیں۔

محاورہ ہے کہ روحِ مطمئنہ جنت میں سبز پرندوں کے قالب میں ہوتی ہے سو اگر پرندے درختوں کی ڈالیوں میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں (اور ظاہر ہے کہ پہچانتے ہیں) تو وہ ارواح بھی ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں۔

۲۶ ترجمہ :- کسی صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارواح مومنین کا حال پوچھا آپ نے فرمایا کہ سبز پرندوں کے قالب میں رہتی ہیں بہشت میں جہاں چاہتی ہیں کھاتی پیتی پھرتی ہیں۔

۲۷ ترجمہ :- روحیں مومنین کی ساتویں آسمان میں ہیں (وہاں سے) اپنے مکانوں کو جو ان کو جنت میں ملیں گے دیکھتی ہیں۔

ف :- برزخ کے متعلق روایتیں تو بے شمار ہیں مگر ان میں سے اس گیارہویں باب میں صرف ستائیس حدیثیں بطور نمونہ نقل کی ہیں۔ ان ۲۷ حدیثوں میں مع کچھ اس سے پہلے بابوں کی حدیثوں کے برزخ کا عیش و آرام اور اعزاز و اکرام پوری طرح سے ذکر ہوگیا کیونکہ جسمانی اور روحانی نعمت اور خوشی کی قسمیں یہ ہیں ۔ (۱) تکلیفوں سے محفوظ رہنا۔ (۲) مکان کا کشادہ ہونا (۳) حاکم کے نزدیک مقبول ہونا (۴) مددگاروں کی پناہ میں ہونا (۵) حاکم کا مہربان ہونا (۶) کسی ساتھی غمگسار کا پاس ہونا (۷) اندھیرے میں روشنی ہونا (۸) قرآن شریف کا پڑھنا (۹) نماز پڑھنا (۱۰) دوستوں اور عزیز و اقارب سے ملنا چلنا (۱۱) پاس آنے والوں سے دل بستگی ہونا (۱۲) کھانے پینے میں فراخی ہونا۔ خصوصاً جنت کی نعمتیں کھانا پینا

(۱۳) عمدہ فرش ہونا۔ (۱۴) لباس ہونا (۱۵) ہوادار مکان ہونا خصوصاً جہاں جنت کی ہوا آتی ہو (۱۶) تفریح کے لیئے باغ ہونا (۱۷) خوشی کی خبریں سننا (۱۸) اور آپس میں جان پہچان ہونا قیامگاہ کا عالی شان ہونا (جنت کے درخت سے اعلیٰ کونسی قیامگاہ ہوگی) (۲۰) اپنا مقام جنت میں اپنی آنکھ سے دیکھنا مذکورہ حدیثوں میں ان سب چیزوں کی خبر ہے اس میں عیش کا تمام سامان آگیا۔ اس سب سے صاف ثابت ہے کہ جو یہ بات عوام کے خیال میں جمی ہوئی ہے کہ مُردے یوں ہی بیکس بے بس تنہائی میں پڑے ہوئے گھٹا کریں گے یہ خیال غلط ہے بلکہ دنیا میں جس قدر سامان عیش کا کسی کے پاس ہوسکتا ہے وہ سب بلکہ اس سے زیادہ اور عمدہ عالم برزخ میں نصیب ہوگا۔

ہاں بعض کے سامان عیش ایسے ہیں کہ وہ وہاں نہ ہوں گے جیسے نکاح وغیرہ اس کی وجہ یہ ہے کہ عالم برزخ میں غلبہ روحانی کیفیت کو ہوتا ہے یہ جسمانی کیفیتیں اور جذبات کالعدم ہوجاتے ہیں اس واسطے نکاح وغیرہ کی ضرورت نہیں اور یہی وجہ ہے کہ قیامت میں جنت میں جائیں گے تو پھر وہی دنیا کا جسم مل جائے گا لہٰذا وہ جذبات بھی پیدا ہوجائیں گے اور حوریں ملیں گی۔ رہا کھانا پینا سو اس کی خواہش رہ سکتی ہے کیونکہ کمزور جسم کو بھی اس کی خواہش ہوتی ہے جیسے بچہ کو یا بہت کمزور لب دم مریض کو اس واسطے آیا ہے کہ مومنین کی ارواح سبز پرندوں کے قالب میں جنت میں چرتی پھرتی ہیں فقط

اِس باب کے متعلق ایک اور بات

اس باب میں جو کچھ ذکر ہوا یہ سب وہ باتیں تھیں جو خود میت ہی کی حالتوں پر پیدا ہوتی ہیں اور یہ حالتیں بعضے اختیاری ہیں جیسے ایمان لانا۔ یا نیک اعمال شریعت کے موافق ہونا اور بعضے غیر اختیاری ہیں جیسے پردیس میں مرنا یا جمعہ کے دن مرنا یا پیٹ وغیرہ کے امراض میں مرنا (یہ حق تعالیٰ کا فضل ہے کہ غیر اختیاری باتوں پر بھی اجر و ثواب رکھا ہے) مگر یہ سب حالتیں ایسی تھیں جو میت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں جب یہ حالتیں ختم ہو گئیں تو جو اجر و ثواب ان پر رکھا گیا ہے وہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ مرنے سے ان کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے لیکن حق تعالیٰ کی ایک اور بھی رحمت ہے کہ دو طریقے اور ایسے بھی تجویز فرما دیئے جن کے ذریعہ اجر و ثواب مرنے سے ختم نہ ہوا اور ان کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری رہے اور دم بدم ثواب خوبی میں اور تعداد میں بڑھتا ہی رہے۔ ایک طریقہ ان میں سے یہ ہے کہ بعضے عمل ایسے تجویز فرما دیئے جن کا ثواب آدمی کو مرنے کے بعد بھی پہونچتا رہے۔ اور دوسرا طریقہ ایسا ہے کہ میت نے خود وہ عمل زندگی میں کیا بھی نہیں مگر دوسروں کے کرنے سے میت کو ثواب پہونچتا رہے۔۔

پہلی قسم کے عمل کو شرح کی اصطلاح میں باقیاتِ صالحات کہتے ہیں (یعنی وہ نیکیاں جن کا ثواب باقی رہتا ہے) اور دوسرے قسم کے عمل کو ایصالِ ثواب

کہتے ہیں لہٰذا اس باب کے اخیر میں کچھ حدیثیں ان دونوں طریقوں کے متعلق لکھنا بھی مناسب معلوم ہوا۔ اور ان دونوں طریقوں کے علاوہ ایک اور طریق کا بھی پتہ چلتا ہے جس سے میت کو نفع پہونچتا ہے حالانکہ اس میں نہ میت کے عمل کو دخل ہے نہ کسی زندہ کے عمل کو وہ محض اس کا مصداق ہے۔

ع رحمت حق بہانہ ڈھونڈھتی ہے۔ اس بیان کے اخیر میں اس تیسرے طریق کے متعلق بھی حدیثیں لکھی جائیں گی۔

۲۸ ترجمہ :- فرمایا کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے اعمال موقوف ہو جاتے ہیں بجز تین چیزوں کے (کہ مرنے پر بھی وہ باقی رہتی ہیں) یا تو[1] صدقہ جاریہ (مثل وقف وغیرہ) یا[2] ایسا علم جس کا نفع پہونچ رہا ہو (مثل تصنیف و تدریس وحفظ) یا[3] نیک فرزند جو اس کے لئے دعا کرتا ہو۔

۲۹ ترجمہ :- چار شخص ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے ایک[1] وہ کہ جو جہاد میں سرحد کی حفاظت کرتا ہو اور ایک[2] وہ شخص جو علم (دین) سکھلائے اور ایک[3] وہ شخص جو کوئی صدقہ دے جائے تو جب تک وہ جاری رہے گا۔ اس کا ثواب اس کو ملے گا۔ اور ایک[4] وہ شخص جو فرزند صالح چھوڑ جائے کہ وہ اس کے لئے دعا کرے۔

۳۰ ترجمہ :- جو شخص کوئی نیک طریقہ جاری کرے پس اسکو اس طریقہ نیک کا ثواب بھی ملے گا اور ان شخصوں کے کرنے سے ثواب ملے گا جو اسکے بعد اس پر عمل کریں گے بدون اسکے کہ ان کے ثواب میں سے کچھ کم کیا جائے۔

۳۱ ترجمہ :- جو شخص کتاب اللہ کی ایک آیت یا علم دین کا ایک باب (یعنی) ایک مسئلہ بھی سکھلاوے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کا اجر و ثواب بڑھاتا رہتا ہے۔

۳۲ ترجمہ :- فرمایا کہ منجملہ ان نیکیوں کے جو مومن کو اس کے مرنے کے بعد پہونچتی رہتی ہیں ایسا علم جسکو شائع کیا ہو یا فرزند صالح جس کو چھوڑ مرا ہو یا قرآن مجید جسکو میراث میں چھوڑا ہو یا مسجد کو بنایا ہو یا مسافر خانہ جس کو بنایا ہو یا نہر جسکو جاری کیا ہو۔ اور ایک روایت میں ہے یا کوئی درخت لگایا ہو۔

۳۳ ترجمہ :- اللہ تعالیٰ بعض نیک بندہ کا درجہ جنت میں بلند فرمائے گا وہ عرض کرے گا اے پروردگار یہ بات مجھکو کہاں سے نصیب ہوئی ارشاد ہوگا کہ تیری اولاد کے دعا کرنے سے جو تیری مغفرت کے لئے کی تھی...

۳۴ ترجمہ :- قیامت کے روز بعضے آدمی کے ساتھ پہاڑوں کے برابر نیکیاں ہوں گی وہ عرض کرے گا کہ کہاں سے آئیں ارشاد ہوگا کہ تیرے واسطے تیری اولاد کے استغفار کرنے کی بدولت۔

۳۵ ترجمہ :- میت اپنی قبر میں ایسا ہوتا ہے جیسے کوئی ڈوبتا ہوا امیدوار مدد ہوتا وہ دعا کا منتظر رہتا ہے کہ باپ یا ماں یا اولاد یا کسی دوست کی جانب سے اسکو پہونچ جائے پس جب وہ دعا پہونچتی ہے تو اس کے

نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اہل دنیا کی دعا کی سبب اہل قبور پر پہاڑوں کے برابر ثواب پہونچاتا ہے اور زندوں کا ہدیہ مردوں کی طرف ان کے لئے دعائے مغفرت مانگنا ہے۔

۳۶، ترجمہ :۔ حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں مرگئیں تو سب میں افضل کونسی خیرات ہے آپ نے فرمایا پانی پس انھوں نے ایک کنواں کھدوا دیا اور کہدیا کہ ام سعد (کو ثواب پہونچانے) کے واسطے۔

۳۷، ترجمہ :۔ جب کوئی تم میں سے نفل صدقہ دیا کرے تو اپنے والدین کی طرف سے بھی دیا کرے ان کو اس کا ثواب مل جاوے گا۔ اور اس دینے والے کے ثواب میں سے کچھ کم نہ ہوگا۔

۳۸، ترجمہ :۔ والدین کی ایک خدمت (حیات) کے بعد دوسری خدمت (بعد الممات) یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ ان کے (ثواب پہونچانے کے لئے) نماز پڑھ لیا کرو اور اپنے صدقہ کے ساتھ ان کی طرف سے صدقہ دیا کرو، یعنی اپنی عبادت فرض کے علاوہ ان کو عبادت نفل کا ثواب بخشا کرو۔

۳۹ شعبیؒ سے منقول ہے، انصار کی عادت تھی جب کوئی مرجاتا تو اس کی قبر پر آمد و رفت کیا کرتے اور اس کے (ثواب بخشنے) کے لئے قرآن پڑھا کرتے میں کہتا ہوں کہ اگر ان کے اعتقاد میں قرآن کا ثواب نہ پہونچتا تو وہ قرآن نہ پڑھا کرتے اور ان کا یہ اعتقاد بلا دلیل نہیں ہے اور انکی دلیل بجز ارشاد نبوی ؐ

کے کیا ہے)، تو ارشاد نبوی سے، قرآن کا ثواب پہونچنا ثابت ہو گیا۔

۴۰ ترجمہ :۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا یا رسولؐ اللہ کیا نیک ہمسایہ آخرت میں کچھ کام آتا ہے آپ نے فرمایا کہ کیا دنیا میں کام آتا ہے سائل نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ اسی طرح آخرت میں کام آتا ہے۔

۴۱ ترجمہ :۔ عبداللہ بن نافع مزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص مدینے میں مر گیا اور وہیں دفن کر دیا گیا اس کو ایک شخص نے (خواب میں) دیکھا کہ وہ دوزخی ہے وہ مغموم ہوا پھر ساتویں یا آٹھویں دن کے بعد دیکھا کہ وہ جنتی ہے اس نے اس سے پوچھا جواب دیا کہ ہمارے پاس ایک شخص صلحاء میں سے دفن کیا گیا ہے اس کی سفارش آس پاس کے چالیس آدمیوں کے بارے میں مقبول ہوئی ان ہی میں ایک میں تھا۔

۴۲ ترجمہ :۔ نبی کریمؐ کا دو قبروں پر گذر ہوا فرمایا کہ یہ دونوں مردے معذّب ہو رہے ہیں اور اسی حدیث میں ہے کہ پھر آپ نے ایک تر شاخ کھجور کی لیکر بیچ میں سے اس کو چیر کر دو حصے کر کے ایک ایک قبر میں ایک ایک کو گاڑ دیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ نے کس مصلحت سے کیا، آپؐ نے فرمایا امید ہے کہ جبتک یہ خشک نہ ہوں ان سے عذاب ہلکا ہو جائے۔

۴۳ ترجمہ :۔ حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ ابو برزہ وصیت کرتے تھے کہ جب میں مر جاؤں تو میری قبر میں ۲ دو شاخ کھجور کی رکھ دینا۔

شرح الصدور میں مذکور ہے کہ یہ حدیث اس کی اصل ہے جو قبروں کے پاس درخت لگا دیتے ہیں۔

۴۴ ترجمہ:۔ وہب بن منبہ رح سے روایت ہے کہ حضرت ارمیاؑ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گذر چند قبروں پر ہوا جن کے مردوں کو عذاب ہو رہا تھا ایک سال کے بعد جو پھر ادھر گذر ہوا تو دیکھتے کیا ہیں کہ عذاب کو سکون ہو گیا تھا عرض کیا اے پاک پروردگار میں اول سال جو ان قبور پر گذرا تھا تو ان کے مردے پر عذاب ہو رہے تھے اور اس سال جو گذرا تو عذاب کو سکون ہو گیا۔ آسمان سے ایک آواز آئی اے ارمیا ران کے کفن پھٹ گئے اور بال جھڑ گئے اور قبریں ٹوٹ پھوٹ کر بے نشان ہو گئیں میں نے (اس حالت میں) جو ان کو دیکھا تو مجھکو رحم آیا اور میں یہی معاملہ کرتا ہوں، ان لوگوں کے ساتھ جن کی قبریں بے نشان ہو جائیں اور جن کے کفن پھٹ جائیں اور جن کے بال جھڑ جائیں۔

ایک شبہ کا جواب:۔

وہ شبہ یہ ہے کہ جو حدیثیں اس جگہ یا اس سے پہلے مذکور ہوئی ہیں ان سے موت کا شوق پیدا ہو سکتا ہے کہ ان کے مقابلہ میں دوسری روایتیں ایسی نہ ہوں جن میں ایسے مضمون مذکور ہیں کہ بعض لوگوں کے لئے موت اور موت کے بعد کا زمانہ سخت مصیبت کی چیز ہے اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ اوّل تو جو اسباب ہیں ان مصیبتوں کے یعنی گناہ اُن سے بچنا اختیاری بات ہے۔

توان مصیبتوں میں جو کوئی مبتلا ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھوں مبتلا ہوتا ہے اور اس کی تدبیر وہ خود کر سکتا ہے وہ یہ کہ وہ گناہوں کو چھوڑ دے پھر وہ ان مصیبتوں میں کیوں پڑے گا۔ اگر ایسے شبہوں پر خیال کیا جائے تو دنیا میں کوئی چیز اچھی سے اچھی بھی باعث شوق نہ ہوگی کیونکہ سب کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ان کے حاصل کرنے کے جو طریقے ہیں ان کے خلاف طریقوں کو جو کوئی اختیار کریگا وہ ان اچھی چیزوں کے حصول سے محروم رہے گا۔

ہماری غرض توان حدیثوں کے لکھنے سے یہ ہے کہ موت اور موت کے بعد کے حالات کا خیال کر کے جو عام طور سے وحشت طبیعتوں کے اندر ہے وہ ان حدیثوں کے پڑھنے اور سننے سے جاتی رہے ان فضیلتوں اور نعمتوں کے حاصل ہونے کے جو طریقے ہیں ظاہر بات ہے کہ ان پر عمل کرنا ضروری ہے اور ہمارا یہ مطلب نہیں کہ بلا کسی قید کے ان فضیلتوں کا وعدہ ہے یا کسی کا قرض آتا ہے کہ وہ زبردستی وصول کر سکتا ہے۔

دوسرے یہ کہ حدیثوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گنہگار کو جو تکلیفیں پیش آتی ہیں وہ بھی نری تکلیفیں نہیں بلکہ ان میں سے کچھ سہولت ملتی رہتی ہے اور وہ بھی امید سے اور مصلحت سے خالی نہیں چنانچہ یہاں کچھ حدیثیں ایسی ہی لکھی جاتی ہیں۔

۴۵ ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ملک الموت کو میرے گنہگارانِ امت میں سے مستحق دوزخ

کی روح کے قبض کرنے کا حکم دیتے ہیں ملک الموت کو ارشاد ہوتا ہے کہ ان گنہگاروں کو بشارت دیدو کہ بقدر اپنے اعمال کے نار[1] میں محبوس رہ کر اتنے اتنے انتقام کے بعد جنت میں جاؤ گے کیونکہ اللہ سبحانہٗ ارحم الراحمین ہیں۔

۴۶ ترجمہ:۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اے عمر اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم مر جاؤ گے اور لوگ تمہارے لئے ساڑھے تین ہاتھ لمبی اور ڈیڑھ ہاتھ چوڑی قبر کی پیمائش کریں گے پھر تمہارے پاس آکر تمکو غسل اور کفن دیں گے اور خوشبو ملیں گے پھر تمکو اٹھا کر لے جائیں گے یہانتک کہ اس قبر میں رکھ دیں گے پھر تم پر مٹی ڈالدیں گے پھر جب لوگ چلے آئیں گے تو تمہارے پاس دو۲ امتحان لینے والے قبر کے یعنی منکر نکیر آپہونچیں گے جن کی آواز مثل سخت گرج کے ہوگی اور آنکھیں مثل چمکتی ہوئی بجلی کے درخشاں ہوں گی سو تم کو ہلا ڈالیں گے اور حاکمانہ گفتگو کریں گے اور ہول دل بٹھلائیں گے سو اس وقت اے عمر تمہاری کیا کیفیت ہوگی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری عقل اس وقت درست ہوگی فرمایا ہاں عرض کیا کہ بس کام چلالوں گا اور ایک روایت میں ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ کیا ہماری عقلیں ہماری طرف عود کر آئیں گے۔ فرمایا ہاں تمہاری (عقل کی) جو آج حالت ہے۔

۴۷ ترجمہ:۔ حکیم ترمذی نے حضرت حذیفہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ ایک حساب قبر میں ہے اور ایک آخرت میں ہے سو جس شخص کا قبر میں حساب

[1] جہنم میں مقید رہ کر۔

ہو جائے اس نے نجات پائی اور جس کا قیامت میں حساب ہوا وہ معذّب ہوا
حکیم ترمذی نے اس کی شرح میں کہا ہے کہ مومن کا تو قبر میں اس لئے حساب ہو
جاتا ہے تاکہ کل قیامت کے دن اس کو سہل ہو جاوے اس لئے برزخ میں
کسی قدر کلفت دیکر اس کو گناہوں سے پاک و صاف کر دیتا ہے تاکہ قبر سے
بدلہ لیا ہوا یا نکلے پھر قیامت میں بچا ہے اور غیر مومن کا حساب قیامت
کے دن پر رہتا ہے اور برزخ کا عذاب علاوہ حساب کے ہے۔

محشر کی راحت و سہولت

(۱) ترجمہ:۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو
اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ (عرش) میں اس روز سایہ دے گا کہ اس کے سوا سایہ
کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا ایک بادشاہ عادل اور ایک وہ جوان جس کا نشوونما
خدا کی عبادت میں ہوا اور ایک وہ شخص جس کا قلب مسجد میں لگا رہے جب
وہاں سے باہر جائے جبتک پھر وہاں نہ آجائے اور ایک وہ دو شخص جن میں
باہم اللہ کے واسطے محبت ہو کہ اسی کو لئے ہوتے ملیں اور اسی کو لئے ہوئے
الگ ہوں اور ایک وہ شخص جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرے اور اسکی آنکھیں
اشکبار ہو جائیں اور ایک وہ شخص جسکو کوئی آن بان والی عورت بلا دے
اور کہدے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور ایک وہ شخص جو کوئی خیرات دے
اور اس کو اس طرح چھپا کر دے کہ داہنے ہاتھ کا خرچ کیا ہوا
بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو۔

۲ ترجمہ :۔ لوگ تین قسم کی جماعت ہوکر میدان حشر میں آئیں گے۔ ایک قسم[۱] پیادہ اور ایک[۲] قسم سوار، اور ایک[۳] قسم اپنے منہ کے بل۔ شراح نے کہا ہے کہ پیادہ وہ اہل ایمان ہوں گے جنھوں نے نیک اور بد عمل ملے جلے کئے تھے اور سواروں کی نسبت کہا ہے کہ وہ عالی درجہ لوگ ہیں جو ایمان میں کامل ہیں اور کفار منہ کے بل الٹے چلائے جائیں گے۔

۳ ترجمہ :۔ سب سے اوّل قیامت کے روز حضرت ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائے گا، سو معلوم ہوا کہ اوروں کو بھی لباس ملے گا اس کی نسبت مرقات میں ہے کہ مقبولین قبروں سے تو برہنہ پا برہنہ بدن اٹھیں گے لیکن ان کو ان کا کفن پہنا دیا جائے گا پھر اونٹنیوں پر سوار کرکے محشر میں حاضر کئے جائیں گے پس یہ لباس پہنانا جو حدیث میں ہے، خدائی خلعتوں اور بہشتی حلّوں پر محمول ہوگا جو برگزیدہ جماعت کو پہنایا جائے گا۔

۴ ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ (حساب کے وقت) مومن کو اپنے قریب کرکے اس پر دامن رحمت رکھ کر اس کو چھپالے گا اور فرمائے گا کہ تجھ کو فلاں فلاں گناہ یاد ہے وہ عرض کرے گا ہاں اے پروردگار یہانتک کہ اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرالے گا۔ اور وہ اپنے جی میں سمجھیگا کہ میں تباہ ہوا ارشاد ہوگا کہ میں نے دنیا میں بھی وہ گناہ چھپائے تھے اور آج بھی معاف کرتا ہوں اس کی نیکیوں کا رجسٹر اسکو دے دیا جائے گا۔

۵۔ ترجمہ: ۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ ارشاد فرمائیے کہ قیامت کے روز (کہ بہت طویل ہوگا) کھڑے رہنے کی قوت کس کو ہوگی آپ نے فرمایا کہ مسلمان پر اس قدر ہلکا ہو جائے گا جیسے فرض نماز (میں کھڑا ہونا ہلکا ہوتا ہے) اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کی نسبت پوچھا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی (یعنی قیامت کا دن) آپ نے اسی طرح کا جواب ارشاد فرمایا۔

۶۔ ترجمہ: ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض اس سے بھی زیادہ وسیع ہے جیسے ایلہ سے عدن تک فاصلہ ہے وہ برف سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور اس کے برتن ستاروں کی گنتی سے زیادہ ہیں اور میں غیر لوگوں کو اس سے اس طرح ہٹاؤں گا جس طرح کوئی شخص لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے ہٹاتا ہے (جب وہ لوگ اپنے اونٹوں کو اس حوض پر پانی پلاتے ہوں) لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ ہمکو اس روز پہچانیں گے۔ فرمایا ہاں تمہاری ایک نشانی ہوگی جو کسی اور امت میں نہ ہوگی وہ یہ کہ تم میرے پاس اس حالت سے آؤ گے کہ تمہارا چہرہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے روشن ہوں گے۔

۷۔ ترجمہ: ۔ فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جنت میں سب کے بعد داخل ہوگا اور دوزخ سے سب کے بعد نکلے گا وہ ایک شخص ہوگا جکو قیامت

کے دن حاضر کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے روبرو اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو اور بڑے گناہ اٹھائے رکھو (یعنی پیش نہ کرو) غرض چھوٹے گناہ پیش کیئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ فلاں دن تو نے فلاں کام کیا تھا اور فلاں دن فلاں کام کیا تھا وہ کہے گا ہاں اور انکار کی مجال نہ ہو گی اور اس اندیشہ میں ہو گا کہ اب بڑے گناہ پیش جائیں گے پھر اس سے کہا جائے گا کہ تیرے لئے بجائے ایک ایک گناہ کے ایک ایک نیکی ہے اس وقت کہے گا اے رب میں نے اور بھی بہت سی باتیں گناہ کی کی ہیں جو یہاں نظر نہیں آتیں (مراد اس سے بڑے گناہ ہیں یعنی ان کے عوض میں بھی تو نیکیاں ملنا چاہیئے راوی کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے یہانتک کہ آپ کے دندان جو کچلیوں کے پاس ہیں ظاہر ہو گئے۔

۸ ترجمہ :۔ رسولؐ نے فرمایا میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لئے ہے۔

۹ ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل دوزخ کے حال میں بیان فرمایا کہ ان کے سامنے سے ایک شخص اہل جنت میں سے گزرے گا تو ایک شخص ان میں سے کہے گا کہ اے فلانے تو مجھکو نہیں پہچانتا میں وہ ہوں کہ تجھکو پانی پلایا تھا اور ایک کہے گا کہ میں وہ ہوں کہ تجھ کو وضو کا پانی دیا تھا وہ جنتی اس شخص کی شفاعت کرے گا اور جنت میں داخل کرا دے گا

جنت کی جسمانی و روحانی لذت

(۱) ترجمہ :۔ رسول ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ وہ نعمتیں تیار کی ہیں جو نہ آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سنیں نہ کسی بشر کے قلب پر گذریں اور اگر چاہو یہ آیت پڑھ لو (کہ اس سے اسکی تصدیق ہو جائے گی) فلاتعلم نفس الخ یعنی کسی شخص کو خبر نہیں جو کچھ اہل جنت کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان پوشیدہ رکھا گیا ہے۔

۲ ترجمہ :۔ فرمایا کہ اگر اہل جنت کی بیبیوں میں سے ایک عورت بھی اہل زمین کی طرف جھانک لے تو تمام آسمان و زمین کے درمیان کی چیزوں کو روشن کردے اور ان کو خوشبو سے بھر دے اور اس کے سر پر جو اوڑھنی ہے وہ تمام دنیا و ما فیہا سے افضل ہے۔

۳ ترجمہ :۔ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو برس تک چلا جاوے اور اس کو قطع نہ کر سکے۔

۴ ترجمہ :۔ فرمایا کہ اول گروہ جو جنّت میں داخل ہوں گے چودھویں رات کی شکل پر ہوں گے پھر جو ان سے بعد کے مرتبے میں ہیں وہ بہت تیز روشن ستارے کے مثل ہوں گے سب کے قلوب (دل) ایک آدمی کے قلب جیسے ہوں گے ان میں نہ اختلاف ہوگا اور نہ بُغض (عداوت) ہوگا۔ ان میں ہر شخص کے پاس حور عین (یعنی گوری گوری بڑی آنکھ والی عورت) میں سے دو بیبیاں

ہوں گی جن کی ساق (پنڈلی) کا گودا استخواں (ہڈی) اور گوشت کے اندر سے بوجہ غایتِ حسن کے نظر آئے گا۔

۵ ترجمہ:۔ فرمایا کہ اہل جنت اس میں کھائیں اور پئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے نہ پیشاب، پاخانہ کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے۔

۶ ترجمہ:۔ فرمایا کہ ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ تمہارے لئے یہ امر قرار پا چکا ہے کہ تم ہمیشہ تندرست ہو گے اور کبھی بیمار نہ ہو گے اور ہمیشہ جوان رہو گے اور کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور ہمیشہ آرام سے رہو گے اور کبھی سختی نہ دیکھو گے۔

۷ ترجمہ:۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو پکاریں گے کہ اے اہل جنت وہ عرض کریں گے کہ ہم حاضر ہیں اور خدمت گزار ہیں اور خیر سب کی سب آپکے ہاتھوں میں ہے (یعنی کیا ارشاد ہے) فرمائیں گے کہ تم راضی بھی ہو گئے عرض کریں گے کہ اے رب راضی کیوں نہ ہوتے حالانکہ آپ نے ہمکو ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائیں ارشاد ہو گا کہ میں تمکو اس سے بھی بڑھ کر ایک چیز دوں عرض کریں گے اے ربؑ اِس سے افضل کیا چیز ہو گی ارشاد ہو گا کہ میں تم پر ہمیشہ اپنی رضامندی متوجہ رکھوں گا اور اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو گا۔

۸ ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ جنت کی عمارت کیسی ہے۔ فرمایا ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ

چاندی کی اور گارا اس کا مشک خالص ہے اور کنکریاں اس کی موتی اور یاقوت ہے اور مٹی اس کی زعفران ہے۔

۹ ترجمہ: فرمایا جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں ہے جس کا تنہ سونے کا نہ ہو۔

۱۰ ترجمہ: ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تجھکو جنت میں لے جائے تو جب تیرا جی چاہے گا کہ یاقوت سرخ کے گھوڑے پر تجھکو سوار کیا جائے جو تجھکو جہاں جہاں تیرا جی چاہے لئے پھرے تب ہی ایسا ہو جائے گا اور اسی حدیث میں ہے کہ اگر تجھکو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے تو تجھ کو ہر قسم کی چیزیں ملیں گی جو کچھ تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھوں کو لذت ہو۔

۱۱ ترجمہ: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ ادنیٰ اہل جنت کا ایسا ہو گا جس کے اسی ہزار خادم اور بہتّر بیبیاں ہوں گی اور اس کے لئے ایک قبہ موتی اور زبرجد اور یاقوت کا اتنا بڑا کھڑا کیا جاوے گا جیسا جابیہ سے صنعا کا فاصلہ ہے اور اور اسی اسناد سے یہ حدیث ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اہل جنت پر تاج ہوں گے کہ ادنیٰ موتی ان کا مشرق و مغرب کے درمیان کی چیزوں کو روشن کر سکتا ہے۔

۱۲ ترجمہ: فرمایا کہ جنت میں ایک دریا پانی کا اور ایک شہد کا اور ایک دودھ کا اور ایک شراب کا ہو گا۔ پھر ان دریاؤں سے آگے نہریں نکل کر چلی ہیں۔

۱۳ ترجمہ :۔ فرمایا کہ جنت میں ایک جگہ ہو گی جہاں حوریں جمع ہو کر بلند آواز سے جس کے مثل خلائق نے نہ سنا یہ گائیں گی، نحن الخالدات الخ یعنی ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، کبھی فنا نہ ہوں گی اور ہم آرام سے رہنے والی ہیں کبھی سختی نہ جھیلیں گی اور ہم راضی رہیں گی، کبھی ناراض نہ ہوں گی اس شخص کیلئے بڑی خوشحالی ہے کہ وہ ہمارا ہو اور ہم اس کے ہوں۔

۱۴ ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کو کھلم کھلا دیکھو گے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے آپ نے لیلۃ البدر میں چاند کو دیکھا اور فرمایا کہ تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسا اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ اس کے دیکھنے میں ایک دوسرے کو زحمت نہیں ہوتی (جیسے شاہان دنیا کی سواری دیکھنے میں ہوتی ہے)

۱۵ ترجمہ :۔ فرمایا جب جنت والے، جنت میں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ تمکو دوں وہ عرض کریں گے کیا آپ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا، کیا آپ نے ہمکو جنت میں داخل نہیں کیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی، آپ فرماتے ہیں کہ پس پردہ اٹھا دیا جاتے گا پس اللہ تعالیٰ کا جمال باکمال دیکھیں گے، اور کوئی چیز ان کو ایسی عطا نہ ہوئی تھی جو اپنے رب کی طرف نظر کرنے سے زیادہ محبوب ہو۔

۱۶ ارترجمہ:۔ فرمایا کہ اہل جنت میں سب سے ادنیٰ درجہ کا وہ شخص ہوگا جس کو اپنے باغ اور بیبیاں اور سامان نعمت اور خدمتگار اور اسباب مسرت ایک ہزار برس کی مسافت تک نظر آویں گے اور سب سے زیادہ معزز وہ ہوگا جو حق تعالیٰ کے دیدار سے صبح و شام مشرف ہوگا۔

۱۷ ارترجمہ:۔ فرمایا کہ اہل جنت اپنی نعمتوں میں مشغول ہوں گے دفعۃً ان کے روبرو ایک نور بلند ہوگا تو دیکھتے کیا ہیں کہ اوپر سے حق تعالیٰ کا ظہور ہوا اور ارشاد ہوگا السلام علیکم یا اہل الجنۃ اور اس آیت کی بھی تفسیر ہے سَلَامٌ قولاً من رحیم پس حق تعالیٰ اہل جنت کو اور اہل جنت حق تعالیٰ کو دیکھیں گے اور جب تک ادھر دیکھتے رہیں گے کسی نعمت کی طرف التفات نہ کریں گی یہانتک کہ ان سے پردے میں ہو جائے گا اور نور (جو اس کا اثر ہے) باقی رہ جائیگا۔

ف:۔ ذرا ان حدیثوں کے مضامین میں غور کیا جائے ایسی بے غل و غش اور ابدی نعمتیں دنیا میں کسی سلطان ہفت اقلیم کو بھی میسر ہیں فقط۔

۱۸ ارترجمہ:۔ فرمایا کہ اہل دوزخ میں جو کہ حقیقۃً اہل دوزخ ہیں (یعنی کافر) وہ اس میں نہ مریں گے نہ جئیں گے لیکن بعضے آدمیوں کو تم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) ان کے گناہوں کے سبب دوزخ کا اثر پہونچے گا پھر اللہ تعالیٰ ان کو ایک خاص طور کی موت دے دیگا یہانتک کہ جب وہ بالکل کوئلہ ہو جائیں گے تو اللہ شفاعت کرنیوالوں کو ان کی) شفاعت کرنے کی اجازت دے دیگا، بعض نے کہا ہے کہ ایک مدت تک سزا پاکر بالکل مرجائیں گے،

بعض نے کہا ہے کہ "تکلیف کم معلوم ہونا" مرنے کے ساتھ تشبیہ دی گئی۔

۱۹ ترجمہ :- فرمایا کہ مسلمان دوزخ سے رہائی پاکر جنت دوزخ کے درمیان ایک پُل پر روکے جائیں گے اور دنیا میں جو ایک کے حقوق دوسرے کے ذمہ تھے ان کا عوض و معاوضہ ہوگا یہانتک کہ جب بالکل پاک و صاف ہو جائیں گے تو دخولِ جنت کے لئے اجازت مل جائے گی۔

۲۰ ترجمہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پل صراط سے گذرنے کا بیان کر کے فرمایا کہ جب مسلمانوں کو دوزخ سے رہائی ہو جائے گی تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اگر کسی کا حق (دنیا میں) ثابت ہو جائے تو وہ بھی اتنا اس کے وصول کا تقاضا نہیں کرتا جتنا مسلمان اللہ تعالیٰ سے اپنے ان بھائیوں کے واسطے اصرار کریں گے جو دوزخ میں ہونگے عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار یہ لوگ ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور نماز پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے۔ ارشاد ہوگا کہ جن کو پہچانتے ہو نکال لو اور ان کے چہروں میں آگ کا ذرا اثر نہ ہوگا سو وہ لوگ بہت سی خلق کو نکالیں گے پھر عرض کریں گے کہ اے پروردگار جن کی نسبت آپ نے ہمکو فرمایا تھا ان میں سے کوئی دوزخ میں رہا نہیں (یعنی جان پہچان والوں کو سب کو نکال لیا اور دوسرے اہل ایمان موجود ہیں) ارشاد ہوگا دوبارہ جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر ایمان دیکھو اس کو بھی نکال لو سو بہت سی خلقت کو (اس وقت) نکالیں گے پھر ارشاد ہوگا کہ اب کی بار

پھر جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان دیکھو اس کو بھی نکال لو، سو بہت سی خلقت کو (اسوقت) نکالیں گے پھر ارشاد ہوگا کہ اب کی بار پھر جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان پاؤ اس کو بھی نکال لو سو بہت سی خلقت کو "اس وقت" نکالیں گے پھر عرض کریں گے کہ ہم نے اس میں کوئی ایماندار نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ ملائکہ شفاعت کر چکے اور پیغمبر شفاعت کر چکے اور مومنین شفاعت کر چکے اب بجز ارحم الراحمین کے کوئی باقی نہیں رہا پس اللہ تعالیٰ ایک مٹھی دوزخ سے لیگا اور ایسے لوگوں کو نکالیگا جنھوں نے کبھی خیر کی ہی نہ ہوگی۔ اور وہ (جل کر) کوئلہ ہو گئے ہوں گے پھر ان کو ایک نہر میں ڈال دے گا جو لب جنت پر ہوگی، اور اس کا لقب نہر الحیوٰۃ ہے سو وہ اس طرح اس میں سے (تر و تازہ ہو کر) نکلیں گے۔ جیسے سیلاب کے بہائے ہوئے خاک و خاشاک میں دانہ نکل آتا ہے غرض موتی کی طرح (آبدار ہو کر) نکل آئیں گے اور ان کی گردن پر خاص نشان ہوں گے اہل جنت کہیں گے کہ یہ رحمٰن کے آزاد کئے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بغیر کسی عمل کے جس کو کیا ہو اور بغیر کسی خیر کے جس کو آخرت میں بھیجا ہو جنت میں داخل کیا ہو، پھر ان سے کہا جائے گا کہ تمہارے لئے وہ بھی جو تم نے دیکھا اور اس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی۔

کتاب کا خلاصہ:- یوں سمجھو کہ کتاب ہذا ایک نسخہ ہے امراض قلبی کا اب اسکی ترکیبِ استعمال بیان ہوتی ہے، اس کتاب کے

پڑھ لینے کے بعد اس کا فائدہ حاصل کرنے کا یعنی آخرت کا شوق پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دن میں یا رات میں کوئی فرصت کا وقت مقرر کر کے کتاب کے سب مضمونوں کو دل میں جمع کر کے خیال ہی کے طور پر سہی یہ سوچا کرے کہ دنیا رنج و تکلیف کا گھر ہے وہ کونسا دن ہوگا کہ وطن اصلی یعنی آخرت کی جدائی کی مدت ختم ہو گی اور رحمت کے فرشتے مجھے لینے کو آئیں گے، اور موت سے پہلے کچھ بیماری ہوئی ہو گی تو اس سے میرے گناہ معاف ہو جائیں گے اور پاک صاف ہو جاؤں گا پھر دم نکلنے کے وقت فرشتوں سے وہ خوشخبریاں سنوں گا جو کتاب میں لکھی ہیں اور یوں عزت اور آبرو کے ساتھ مجھکو فرشتے لیجائیں گے پھر قبر میں ایسی ایسی باتیں دیکھوں گا، اور بزرگوں کی اور اعزا و اقارب اور دوستوں کی روحوں سے ملاقات ہو گی۔ اور یوں جنت میں سیر کرتا پھروں گا اور اگر کوئی میرا عمل باقیات صالحات کی قسم سے ہو گا یا میرے بعد کسی مسلمان بھائی نے میرے لئے دعا کر دی تو ان کی برکت سے ان نعمتوں میں اور ترقی ہوتی رہے گی پھر قیامت میں اس طرح آرام و آسانی ہو گی۔ پھر جنت میں ایسی ایسی ظاہری اور باطنی لذتیں ہوں گی۔ غرض فرصت کے وقت میں یہ سب باتیں سوچکر مزے لیا کرے۔

اور اگر عذاب کی خبریں یاد آویں تو خیال کرے کہ اس سے بچنا تو ممکن ہے ایسے کاموں سے بچا رہوں جن پر عذاب ہوتا ہے تو عذاب کیوں ہوگا

اس شغل اور خیال باندھنے سے آخرت کا شوق بڑھے گا اور دنیا سے دلچسپی کم ہوتی جائے گی اور بجائے اس کے کہ دنیا سے محبت تھی دنیا سے وحشت اور نفرت پیدا ہونے لگے گی اور جو آخرت سے وحشت تھی بجائے اس کے آخرت سے دل چسپی اور محبت پیدا ہونا شروع ہو گی اور یہ شغل اور تصور علاوہ اس نفع کے خود بھی عبادت ہے اور شریعت میں اس کا حکم ہے اور اس کی فضیلت آئی ہے۔ اسکا ثبوت ان حدیثوں سے ہے۔

۱، ترجمہ:۔ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ وہ گناہوں سے صاف کرتی ہے اور دنیا سے بے رغبت بناتی ہے۔

۲، ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو موت سے غافل دیکھتے تھے، تشریف لاتے اور دروازے کے بازو پکڑ کر تین بار پکار کر فرماتے اے لوگو اے اہلِ اسلام موت تمہارے پاس ضروری اور لازم ہو کر آپہونچی، موت مع اپنے متعلقات کے آپہونچی۔ موت انبساط (خوشی) اور راحت اور کثرت مبارکہ (بڑی برکت) کے ساتھ آپہونچی، اہل جنّت کے مقبولان رحمٰن کے لئے جن کی کوشش اور رغبت جنّت میں تھی۔

۳، ترجمہ:۔ شرح الصدور میں ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا شہداء کے ساتھ کسی اور کا بھی حشر ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہاں جو شخص موت کو دن رات میں بیس بار یاد کیا کرے۔

ف :- میں کہتا ہوں کہ جو شخص جس طرح میں نے بیان کیا ہے مراقبہ کرے تو اس کا یاد کرنا موت کو بیس بار سے زیادہ ہو جائے گا کیونکہ جو روایات محل ہیں مراقبہ کا وہ (بیس سے کہیں) زیادہ ہیں۔ فقط

۱ ترجمہ :- نبی صلعم نے فرمایا کہ آدمی زندگی کو محبوب رکھتا ہے۔ حالانکہ موت اس کے لئے بہتر ہے۔

بعض اہل شوق کے قصے :-

ان قصوں کے لکھنے میں یہ فائدہ ہے کہ انسان کی طبعی بات ہے کہ اپنے ہم جنسوں کے حالات سے زیادہ اثر قبول کرتا ہے تو ان قصوں کو آخرت کا شوق پیدا کرنے میں زیادہ اثر ہے۔

۱ ترجمہ :- حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی ایسا نبی نہیں جس کو دنیا و آخرت کے رہنے میں اختیار نہ دیا گیا ہو اور آپکو اس مرض میں جس میں آپ کی وفات ہوئی ہے سخت بستگی آواز نے پکڑا اس وقت میں نے آپ کو یہ کہتے سنا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین میں سمجھ گئی کہ اب آپکو اختیار دیا گیا ہوگا۔

۲ ترجمہ :- مسند احمد میں ہے کہ ملک الموت ابراہیم عم کے پاس آئے تاکہ ان کی روح قبض کریں انھوں نے فرمایا اے ملک الموت کیا کسی دوست

کو دیکھا کہ اپنے دوست کی روح قبض کرے ملک الموت جناب باری میں حاضر ہوئے ارشاد ہوا کہ ان سے کہو کہ کیا دوست کو دیکھا ہے کہ اپنے دوست سے ملنا ناپسند کرے انھوں نے (یہ سنکر) فرمایا تو بس میری روح ابھی قبض کرلے۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے دعا کی اے اللہ میری قوت ضعیف ہوگئی اور میری عمر زیادہ ہوگئی اور میری رعیت بہت پھیل گئی مجھکو اپنے پاس اٹھا لیجئے اس طور پر کہ نہ میں ضائع کیا جاؤں نہ تقصیر کروں پس اس مہینے سے آگے نہیں بڑھے کہ اٹھا لئے گئے۔

حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ تمہارے اس شہر میں ایک عابد تھا وہ مسجد سے نکلا جب رکاب میں پاؤں رکھا تو ملک الموت اسکے پاس آکھڑے ہوتے اس نے کہا مرحبا میں تمہارا مشتاق تھا۔ پس انھوں نے اس کی روح قبض کرلی۔

خالد بن معدانؒ سے روایت ہے کہ کوئی جاندار خشکی میں یا دریا میں ایسا نہیں کہ میں موت سے اپنی طرف سے اس کا فدیہ ہونا پسند کروں۔ اگر موت کوئی نشان ہوتا کہ لوگ دوڑکر پہونچ سکتے تو مجھ سے پہلے اس تک کوئی نہ پہونچتا مگر جو زور میں مجھ سے زیادہ ہوتا۔

ابو مسہرؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو سعید بن عبدالعزیز تنوجی رحؒ سے یہ کہتے سنا کہ خدا تمکو تا دیر سلامت رکھے انھوں نے کہا نہیں

بلکہ اللہ تعالیٰ مجھکو جلدی اپنی رحمت میں بُلالے۔

عبیدہ بن مہاجر سے روایت ہے کہ اگر کہا جائے کہ جو شخص اس لکڑی کو چھولے وہ مرجائے تو میں فوراً کھڑا ہو کر اس کو چھولوں۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سے ایک شخص گذرا انھوں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے اس نے کہا بازار کا، فرمایا اگر ممکن ہو کہ قبل واپسی کے میرے لئے موت خرید لو تو ضرور خرید لینا۔

عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ اگر مجھکو دو امر کا اختیار دیا جائے ایک یہ کہ میری سَو سال کی عمر ہو طاعت الٰہی میں اور یہ کہ آج ہی کے دن یا اس گھڑی میری جان قبض کر لی جائے تو میں اسی کو پسند کروں کہ آج ہی کے دن یا اسی گھڑی میری جان قبض ہو جائے بوجہ اشتیاق کے خدا کی طرف اور رسول کی طرف اور نیک بندوں کی طرف۔

احمد بن ابی الحواریؒ سے منقول ہے کہ میں نے ابو عبداللہ الباجی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر مجھکو ایک تو ایک یہ اختیار دیا جائے کہ مجھکو تمام دنیا مل جائے جب سے میں پیدا ہوا ہوں اس طرح پر کہ اس میں حلال طور پر عیش کروں اور پھر قیامت میں کچھ باز پُرس بھی نہ ہو اور ایک یہ اختیار دیا جائے کہ اسی وقت میرا دم نکل جائے تو میں اسی کو ترجیح دوں گا کہ میرا دم اسی وقت نکل جائے کیا تجھکو یہ امر مرغوب نہیں کہ اہل طاعت سے جا ملے۔

•••

ذِکر

آیات:- (۱) پس تم مجھ کو یاد کرو، میں تم کو یاد رکھوں گا۔ (بقرہ)
(۲) اللہ کے ذکر سے دِلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ (رعد)
(۳) اے ایمان والو! تم کو تمہارا اِمال اور اولاد اللہ کے ذکر سے، اس کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں — (منافقون)

احادیث:- (۱) جو شخص اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہو اور جو شخص ذکر نہ کرتا ہو ان کی حالت زندہ اور مُردہ کی سی حالت ہے۔
(۲) شیطان آدمی کے قلب پر جمٹا ہوا بیٹھا رہتا ہے، جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ ہٹ جاتا ہے اور جب (یاد سے) غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔
(۳) اس کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ پاگل کہنے لگیں۔
(۴) اتنا ذکر کرو کہ منافق (یعنی بد دین) لوگ تم کو ریاکار (مکار) کہنے لگیں
(۵) ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو، اور دوسرا شخص اللہ کے ذِکر میں مشغول ہو تو ذکر کرنے والا افضل ہے۔
(۶) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص کو میرے ذکر نے دُعا سے روک دیا اس کو میں دعائیں مانگنے والوں سے افضل عطا کروں گا۔

بعض آسان اور مختصر ذِکر

(۱) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یا مع محمد رسول اللہ ﷺ (۲) سبحان اللہ (۳) الحمد للہ (۴) اللہ اکبر
(۵) لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَاَستَغفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوبُ اِلَیہِ۔
(۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

صدقہ جاریہ

تبلیغِ اِسلام فرض ہے۔ اِس فریضہ کی ادائیگی دنیا و دین کی بھلائی اور آخرت کے لئے اجرِ عظیم کا باعث ہے۔

اِس عظیم صدقہ جاریہ میں حسبِ توفیق حِصّہ لیجئے۔

یہ رسائل خود شائع کرکے مُفت تقسیم کیجئے یا ہم سے رعایتی ھدیہ پر طلب فرمایئے۔ اور خود تقسیم کیجئے۔